انوار شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اول — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ــــــــــــــــ سنہ ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء

تعداد ــــــــــــــــ ایک ہزار

ناشر ــــــــــــــــ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ــــــــــــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ــــــــــــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ــــــــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

سوال:۔ کیا وجہ ہے کہ امام بخاری نے امام صاحب کی توہین اپنی کتاب تاریخ و کتاب بخاری میں کی ہے اور فرقہ وہابیہ نجدیہ شب و روز امام صاحب اور ان کے متبعین کی توہین کرتے رہتے ہیں۔ اور کتب فقہ متداولہ کے پڑھنے والے کو کافر جانتے ہیں۔ چنانچہ ہوتے غسلین صفحہ ۷۸ میں لکھا ہے کہ ان کتابوں کو جلا دینا چاہیئے کیونکہ ان کے پڑھنے سے ایمان خارج ہو جاتا ہے۔ جواب دو اجر ملے گا۔

الجواب:۔ امام بخاری کی عداوت اس لئے امام صاحب کے ساتھ ہوئی اور ۲۴ جگہ بخاری میں حقارت سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بعض النّاس سے یاد کیا کہ امام ابو حفص کبیر بخاری شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ انہوں نے امام بخاری کو فتویٰ دینے سے منع کیا۔ اور کہا کہ تم فتویٰ دینے کے قابل نہیں چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امام بخاری نے لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر لڑکی اور لڑکا مل کر ایک بکری یا گائے کا دودھ پی لیں تو ان میں حرمت رضاع ثابت ہو جائیگی یا نہ اسی وقت لوگوں نے اسکو ملک بخارا سے نکال دیا۔ اور اسی بناء پر بخاری کے دل میں ایک ذاتی قسم کی عداوت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اور ان کے متبعین کے ساتھ ہو گئی چنانچہ نمونہ خروارے وہ کلمات درج کئے جاتے ہیں جو کہ امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے حق میں انہوں نے لکھے ہیں۔ زندیق۔ مرجیہ رائی المذہب۔ بعض الناس۔ فسادی۔ شرارتی۔ باغی۔ نقل از تاریخ صغیر للبخاری دبنارسی و اعتناف اور اس لئے اس مقام پر علامہ عینی عمدۃ القاری جزو رابع صفحہ ۵۴۴ میں لکھا ہے ان ابن التین لما وقف علیٰ ما قاله البخاری فی تاریخ فی حق ابی حنیفة مما لا ینبغی ان یذکر فی حق من اطراف الناس فضلاً ان یقال فی حق امام هو احد ارکان الدین۔ یعنی بخاری نے اپنی تاریخ میں امام ابو حنیفہ کے حق میں جو کلمات لکھے ہیں وہ ایسے ہیں جو کسی ادنیٰ آدمی کے حق میں بھی لکھے جانے کے لائق نہیں چہ جائیکہ ایک ایسے امام کی نسبت لکھے جائیں جو ایک رکن ہو ارکان دین میں سے اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب علیٰ جرح البخاری صفحہ ۶۰ میں لکھا ہے کہ یہ کوئی بڑی تعجب کی بات نہیں ہے بلکہ امام بخاری نے تو صحابہ کرام رسول علیہ السلام کی سخت توہین کی ہے وھو ہذا باب قول الرجل للرجل اخسأ بخاری مطبوعہ احمدی صفحہ ۹۱۱ یعنی یہ باب ہے قول رجل کا واسطے رجل کے اخسأ یہاں پر رجل اول سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور رجل دوم سے مراد ابن صیاد ہے باب قول الرجل مرحبا یعنی یہ باب قول الرجل مرحبا یعنی یہ باب ہے قول رجل کا مرحبا بخاری مطبوعہ ایضاً صفحہ ۹۱۲ اس جگہ بھی رجل سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سوم باب ماجاء فی قول الرجل ویلک یعنی یہ باب ہے قول میں رجل کے ویلک بخاری مطبوعہ صفحہ ۹۱۰ یہاں بھی رجل سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

باب قول الرجل لشی لیس بشیٔ بخاری مطبوعہ صفحہ ۹۱۷ اس مقام پر بھی رجل سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اب دیکھئے کہ بخاری کی متعدد جگہوں میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا بلکہ بجائے اس کے لفظ رجل کا جو کہ عوام الناس کے حق میں بولا جاتا ہے کس کشادہ پیشانی سے بیدھڑک استعمال کیا گیا ہے کہ جو ہر حال میں سخت افسوس کے قابل ہے۔ بخاری پرست سب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اپنے ایک آدمی جانتے ہیں اسکا ماخذ بھی کتاب بخاری ہو تو تعجب نہیں ہے الخ۔ اور یہ جو غبد الجبار نے لکھا ہے کہ تمام کتب فقہ کو جلا دینا چاہیئے کیونکہ ان کے پڑھنے سے ایمان خارج ہو جاتا ہے۔ و کتب فقہ میں گندگی بھری ہوئی ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ فقہ کا ماخذ قرآن مجید و حدیث شریف ہے۔ فقہ اور حدیث میں صرف تغائر اسمی ہے مسمیٰ ایک ہی ہے پس جو شخص کتب فقہ کا منکر ہے وہ فی الحقیقت قرآن مجید و حدیث شریف کا منکر ہے۔ اور جو قرآن و حدیث شریف و فقہ کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور حدیث مشکوٰۃ میں ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے و فریضہ عادلہ یعنی فقہ شریف اور علم فقہ کی خوبی حضور علیہ السلام نے بایں طور تعریف فرمائی ہے من یرد اللہ بہٖ خیراً یفقھہ فی الدین و انما انا قاسم و اللہ یعطی۔ نقل از بخاری و مسلم کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ خیر دینے کا ارادہ کرتا ہے اسکو دین میں تفقہ دے دیتا ہے اور قرآن مجید بھی اس پر شاہد ہے۔ یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ اور خود امام بخاری نے فقہ حضرت حمید کے آگے دو زانو ہو کر سیکھی۔ اگر فقہ پڑھنی حرام ہوتی تو پھر امام بخاری وغیرہ محدثین کیوں پڑھتے۔ اور کتابیں فقہ کی کیوں تصنیف فرماتے اور اگر کتب فقہ میں بقول فرقہ نجدیہ وہابیہ نعوذ باللہ گندگی بھری ہوئی ہے تو ذرا مہربانی فرما کر بیان کریں کہ بدوں کتاب اللہ کے کونسی کتاب علم حدیث میں ہے جس میں حدیثیں بناوٹی اور نامعقول باتیں درج نہیں اگر کہو کہ صحاح ستہ میں سے بخاری شریف اعلیٰ کتاب بعد کتاب اللہ قابل عمل ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ بات بالکل لغو اور بناوٹی ہے کیونکہ اس مجموعہ بخاری کی حدیثوں کی صحت پر کسی زمانہ میں کسی محدث کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ ہی تمام حدیثیں جو اس میں ہیں اور علاوہ ازیں امام بخاری نے مرجیہ و شیعہ و جبریہ و قدریہ و جہمیہ و اہل بدعت و ہوائیہ فرقہ سے حدیثیں نقل کی ہیں جن کی باتوں پر اعتماد کرنا منع ہے۔ اور اسکا مجملاً ذکر جلد گذر چکا ہے۔ اور لوے غسلین کے رد میں جرعہ غسلین در حلق غیر مقلدین مع اغلاط البخاری بھی تیار کردی گئی ہے۔ اور یہاں صرف چند حدیثیں برائے تسکین خاطر ناظرین کے درج کر دیتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ یہ بخاری مقبول فرقہ نجدیہ کے قابل ہیں وہو ہذا۔ حدثنا نعیم بن حماد حدثنا ھشیم عن حصین عن عمرو بن

[1]: الجرح البخاری ۲؎ روپیہ سے مل سکتی ہے۔ اب اغلاط البخاری کی ضرورت نہیں رہی ؛

میمون قال رأیت فی الجاهلیة قردة اجتمع علیها قردة قد زنت فرجموها فرجمتها معهم
سپارہ ۱۵ باب قسامة فی الجاهلیة۔ میں نے ایک بندر کو دیکھا اس نے زناہ کیا اور بندر سب جمع ہوئے اور
سبھوں نے مل کر اس بندر کو رجم کیا۔ یعنی زمین میں ایک گڑھا کھود کر سینہ تک بندیا کو گاڑا اور پتھروں سے اسقدر مارا کہ
وہ مرگئی اور ہم نے بھی سب بندروں کے ساتھ مل کر اس کو رجم کیا۔ الخ۔
ناظرین ذرا انصاف فرمائیں کہ یہ حدیث عقل و نقل کے مطابق ہے ہرگز نہیں کیونکہ درندے پرندے اور بہائم تو شریعت
کے مکلف ہی نہیں اور نہ ہی ان میں کوئی نبی ہے۔ پس جب یہ بات نہیں تو پھر وہ کس طرح پورے طور پر حدود شرعیہ کو ادا
کر سکتے تھے۔ اور اگر فرقہ وہابیہ کے پاس ان کے مکلف ہونے کی کوئی دلیل ہے تو بتلایئے۔

حدیث نمبر ۲: ان عبد الله ابن عمر قال صلی بنا النبی صلی الله علیه وسلم العشاء اخر حیاته فلما
سلم قام فقال ارایتکم لیلتکم هذه فان راس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض
احد۔ سپارہ اول صفحہ ۴۵ باب سمر بالعلم۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر حیات میں اپنے کہ سو برس
میں روئے زمین پر کوئی باقی نہ رہے گا۔ پس یہ حدیث بالکل موضوع یعنی بناوٹی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ
زمین پر سو برس گذر چکے ہیں اور آپ کی پیشین گوئی بھی غلط نہیں ہو سکتی اور بدوں اس حدیث کے موضوع کہنے کے
کوئی چارہ نہیں دیکھو فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت صفحہ ۲۱۴ و اخبار اہل فقہ۔

حدیث نمبر ۳: عن عبد الله بن عمر ارتقیت عن ظهر بیت حفصة لبعض حاجتی فرایت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقضی حاجته مستدبر القبلة مستقبل الشام۔ یعنی عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ ہم پشت مکان حضرت حفصہ سے بعض کام کو اپنے چڑھے۔ پس دیکھا میں نے آنحضرت
کو قضائے حاجت کرتے ہوئے دراں حالیکہ پشت آپ کی جانب قبلہ کے تھی اور منہ آپ کا جانب شام کے مطلب
یہ ہے کہ آپ نے پشت جانب قبلہ کے فرما کر حاجت کی حالانکہ آپ کی شان سے یہ بات بعید ہے۔ کیونکہ آپ
نے خود اس سے منع کیا ہے۔

حدیث نمبر ۴: حدثنی ایوب عن نافع عن ابن عمر فأتوا حرثکم انی شئتم قال یأتیها فی دفی
بحذف المجرور وهو الظرف ای فی الدبر بخاری۔ مطبوعہ احمدی باب قوله تعالی نساءکم حرث
و قسطلانی اسجگہ یہ مطلب ہے کہ قبل و دبر میں وطی جائز ہے اور اس حدیث کو خواہ مخواہ حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف
منسوب کیا ہے اور یہ غلطی کیسی بخاری سے فاش ظاہر ہوئی دیکھو ترمذی و ابوداؤد و نسائی میں کہ اس کے برعکس حدیث

میمون قال رأیت فی الجاهلیة قردة اجتمع علیها قردة قد زنت فرجموها فرجمتها معهم
سپارہ ۱۵ باب قسامۃ فی الجاهلیۃ۔ میں نے ایک بندر کو دیکھا اس نے زناہ کیا اور بندر سب جمع ہوئے اور
سبھوں نے مل کر اس بندر کو رجم کیا۔ یعنی زمین میں ایک گڑھا کھود کر سینہ تک بندریکو گاڑا اور پتھروں سے اسقدر مارا کہ
وہ مرگئی اور ہم نے بھی سب بندروں کے ساتھ مل کر اس کو رجم کیا۔ الخ۔
ناظرین ذرا انصاف فرمائیں کہ یہ حدیث عقل ونقل کے مطابق ہے ہرگز نہیں کیونکہ درندے پرندے اور بہائم تو شریعت
کے مکلف ہی نہیں اور نہ ہی ان میں کوئی نبی ہے۔ پس جب یہ بات نہیں تو پھر وہ کس طرح پورے طور پر حدود شرعیہ کو ادا
کر سکتے تھے۔ اور اگر فرقہ وہابیہ کے پاس ان کے مکلف ہونے کی کوئی دلیل ہے تو بتلائیے ؟

حدیث نمبر ۲: ان عبد الله ابن عمر قال صلی لنا النبی صلی الله علیه وسلم العشاء آخر حیاته فلما
سلم قام فقال أرأیتکم لیلتکم هذه فان رأس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض
احد۔ سپارہ اول صفحہ ۲۵ باب ہمہ بالعلم۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر حیات میں اپنے کہ سو برس
میں روئے زمین پر کوئی باقی نہ رہے گا۔ پس یہ حدیث بالکل موضوع یعنی بناوٹی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ
زمین پر سو برس گذر چکے ہیں اور آپ کی پیشین گوئی بھی غلط نہیں ہو سکتی اور بدول اس حدیث کے موضوع کہنے کے
کوئی چارہ نہیں دیکھو فواتح الرحمت شرح مسلم الثبوت صفحہ ۲۱۲ واخبار اہل فقہ ؟

حدیث نمبر ۳: عن عبد الله بن عمر ارتقیت عن ظهر بیت حفصة لبعض حاجتی فرأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقضی حاجته مستدبر القبلة مستقبل الشام۔ یعنی عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ ہم پشت مکان حضرت حفصہ سے بعض کام کو اپنے چڑھے۔ پس دیکھا میں نے آنحضرت
کو قضائے حاجت کرتے ہوئے دراں حالیکہ پشت آپ کی جانب قبلہ کے تھی اور منہ آپ کا جانب شام کے مطلب
یہ ہے کہ آپ نے پشت جانب قبلہ کے فرما کر حاجت کی حالانکہ آپ کی شان سے یہ بات بعید ہے۔ کیونکہ آپ
نے خود اس سے منع کیا ہے ؟

حدیث نمبر ۴: حدثنی ایوب عن نافع عن ابن عمر فاتوا حرثکم انی شئتم قال یأتیها فی دفی
حذفت المجرور وهو الظرف ای فی الدبر بخاری۔ مطبوعہ احمدی باب قوله تعالیٰ نساءکم حرث
وقسطلانی اسجگہ یہ مطلب ہے کہ قبل و دبر میں وطی جائز ہے اور اس حدیث کو خواہ مخواہ حضرت عبد اللہ بن عمر کی طرف
منسوب کیا ہے اور یہ غلطی کیسی بخاری سے فاش ظاہر ہوئی دیکھو ترمذی وابوداؤد ونسائی میں کہ اس کے برعکس حدیث

مذکور ہیں جو کہ وطی فی الدبر کی حرمت پر شاہد ہیں :۔

حدیث نمبر ۵ :۔ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَلَمْ یُنْزِلْ قَالَ یَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَۃَ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَلْغُسْلُ اَحْوَطُ۔ یعنی ابی ابن کعب سے مروی ہے کہ کہا اس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور اسکو انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا اپنے ستر کو دھوئے وضو کرے۔ پھر نماز پڑھے الخ باب غسل مَا یُصِیْبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْاَۃِ صفحہ ۴۱ پ ۲۔ ناظرین فرمائیے کہ یہ حدیث قابل عمل ہے اور اس پر اجماع صحابہ کا ہے ہرگز نہیں ہاں شاید غیر مقلد اس پر عمل کرتے ہوں گے اگر کرتے ہیں تو بتلائیں :۔

حدیث نمبر ۶ :۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ كَذَبَ (ترجمہ) ابو ہریرہ سے ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ بولا بخاری باب ایضاً وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اور اسی باب میں ہے فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ۔ پس ان ہر دو حدیث کا یہ مطلب ہے کہ کسی نبی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دی جائے۔ اگر کوئی شخص کسی نبی کو یونس بن متی پر فضیلت دیگا وہ کاذب ہے کیا غیر مقلدین صاحب ایمان سے بیان کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یونس بن متی سے بہتر اور افضل ہیں یا نہیں۔

حدیث نمبر ۷ :۔ بخاری بابُ البولِ قائماً وقاعداً حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکور ہے اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ۔ یعنی آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے خاکروب پر پس پیشاب کیا آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پھر پانی طلب فرمایا میں حضرت کی خدمت میں پانی لایا تو آپ نے وضو کیا۔ پس یہ حدیث کئی وجہ سے خلاف عقل کے ہے کیونکہ یہ شان وامانت واخلاق نبوی کے بالکل خلاف ہے کہ ایک ایسے شان والا نبی لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر پیشاب کرے اور بعد پیشاب کرنے کے باتیں کرے اور اس بات کا خیال بھی نہ کرے کہ پاؤں پر قطرات پڑیں گے اور لوگ کیا کہیں گے اور ایک حدیث میں ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد نبوی میں ہمیشہ کتے آتے جاتے تھے۔ تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ اور اس حدیث کی شرح میں علامہ عینی نے لکھا ہے احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِیُّ عَلٰی طَهَارَةِ بَوْلِ الْكِلَابِ۔ یعنی حجت پکڑی ہے اس حدیث سے بخاری نے اوپر پاک ہونے پیشاب کتے کے بخاری جلد اول مطبوعہ احمدی صہ ۲۹ :۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے پیالہ پانی منگوایا پس اسی پیالہ میں ہاتھ منہ دھویا اور کلی ڈالی بخاری

سپارہ اول صفحہ ۸۳ ؎

اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں دَعَا بِقَدَحٍ فِیْہِ مَاءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَجْھَہٗ فِیْہِ وَمَجَّ فِیْہِ الخ۔ کیا ناظرین انصاف فرمائیں گے کہ اسی پیالہ میں منہ دھونا اور اسی میں کلی ڈالنا یہ امر عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کریں اور لوگوں کو تعلیم دیں ہرگز نہیں۔ اور علاوہ ان باتوں کے ایک اور عجیب قصہ ہے جو کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری سے مؤلفہ جرح البخاری و اخبار اہل فقہ نے بندر کی کہانی کی تائید پر نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک روایت میں ہے۔ ایک گھوڑے کو ایک گھوڑی سے جو اسکی ماں تھی ملانے کے لئے لے گئے تو گھوڑے نے توجہ نہ کی کیونکہ وہ گھوڑی اسکی ماں تھی پھر یہ تجویز کی گئی کہ گھوڑی پر پردہ ڈالا گیا تاکہ گھوڑا اسکو پہچان نہ سکے مگر جب گھوڑے نے اس پر جست کی تو سونگھنے سے اسکو معلوم ہوگیا کہ ماں ہے پس اس گھوڑے نے اپنے منہ سے اپنے عضو مخصوص کو کاٹ ڈالا۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔ کہ جب گھوڑے میں اتنی تمیز ہے کہ اپنی ماں پر جست نہیں کرتا تو بندر تو بہ نسبت گھوڑے کے زیادہ سمجھدار ہے اگر بندروں نے کسی بندر یا کو زناہ کی سزا میں رجم کر دیا تو کوئی تعجب نہیں الخ۔؎

ناظرین یہاں بھی غور فرماویں اور وہابیوں سے دریافت کریں کہ کیا بندروں میں بھی کوئی قاضی ہے اور ان میں نکاح و طلاق کا قاعدہ مقرر ہے اور گھوڑے میں یہ تمیز ہے اور گھوڑے کا منہ عضو مخصوص تک بھی پہنچ سکتا ہے ہرگز نہیں (حل مشکلات بخاری صفحہ ۹ جلد اول) پس اب غیر مقلد مؤلف بوئی غسیلین فرمائیں کیا یہ باتیں بخاری کی قابل تسلیم و لائق تعمیل و مطابق قرآن مجید و اقوال جمہور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ہیں ہرگز نہیں اگر ہیں تو جواب دیں ورنہ تم بخاری وغیرہ کتب حدیث صحاح ستہ کو ضائع کر دو تاکہ غیر مذاہب ان کو دیکھ کر حملہ نہ کریں اور فرقہ شیعہ و چکڑالوی و نیچری و میرزائی وغیرہ اسلام پر ہنسی نہ اڑائیں فقط فافہم ولا تعجل ؎

سوال :- مولوی عبدالجبار صاحب امرتسری کے کیسے خیال تھے کیونکہ اکثر لوگ ان کو اچھا سمجھتے ہیں انصاف سے جواب دو؎

(السائل مولوی جلال الدین موی والا ضلع فیروز پور)

الجواب :- مولوی عبدالجبار کے اکثر خیالات دیگر غیر مقلدین کی طرح تھے لیکن اسکی تحریر و تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ مادہ انصاف و خدا ترسی کا بھی تھا اس لئے اکثر غیر مقلد و نام کے حنفی اسکو اچھا مانتے ہیں۔ اور اسجگہ بطور مشتے نمونہ از خروارے اسکی علمیت و عقیدہ کا نقشہ تحریر کر دیتا ہوں دیکھو مولوی عبدالاحد خانپوری کی کتاب افادۃ البرہان پر تصحیح و تصویب اسکے دستخط ہیں جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ خدا کی ذات حادث ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک اور اصل عبارت یہ ہے ورنہ لازم آئیگا کہ حدوث افلاک و مافیہا اور ارضین و مافیہا اور حدوث ملائکہ و جن و آدم و ابراہیم و موسیٰ و